سوال

(308) مریض کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مریض کس طرح نماز ادا کرے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مریض درج ذیل طریقوں میں سے جس طریقے کی طاقت رکھتا ہو اس طریقے سے نماز ادا کرلے:

مریض پر واجب ہے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے، خواہ ٹیڑھا کھڑا ہو یا دیوار کے سہارے یا بوقت ضرورت عصا کا سہارا لے کر کھڑا ہو۔

اگر کھڑے ہونے کی اس میں سکت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے اور افضل یہ ہے کہ قیام اور رکوع کی جگہ چوکڑی (یا پالتھی) مار کر بیٹھے۔

اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی اس میں طاقت نہ ہو تو قبلہ رخ لیٹ کر نماز پڑھ لے اور افضل یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لیٹے۔ اگر قبلہ رخ ہونا ممکن نہ ہو تو جس طرف اس کا منہ ہو اس طرف رخ کیئے ہوئے نماز ادا کرلے، اس کی نماز صحیح ہوگی اور اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اگر پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا اس کے لیے ممکن نہ ہو تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے چت لیٹ کر پڑھ لے اور افضل یہ ہے کہ اپنے سر کو تھوڑا سا اوپر اٹھا لے تاکہ قبلہ رخ ہو سکے اور اگر قبلہ رخ پاؤں کرنے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے پاؤں جس طرف بھی ہوں، اسی حالت میں نماز ادا کرلے، اس نماز کے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مریض کے لیے نماز میں رکوع وسجود واجب ہیں، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے سر کے ساتھ اشارہ کر لے اور رکوع کی نسبت سجدے میں زیادہ جھکے۔ اگر اسے سجدہ کی استطاعت تو نہ ہو مگر وہ رکوع کر سکتا ہو تو حالت رکوع میں رکوع کرلے اور سجدہ اشارے سے کرلے اور اگر رکوع کی طاقت تو نہ ہو مگر وہ سجدہ کر سکتا ہو تو سجدہ کی حالت میں سجدہ کرلے اور رکوع اشارے کے ذریعہ کرے۔

اگر رکوع وسجود میں اس کے لیے سر کے ساتھ اشارہ کرنا ممکن نہ ہو تو اپنی آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے نماز ادا کرے، رکوع کے لیے آنکھ کو تھوڑا سا بند کرلے اور سجدے کے لیے اس سے زیادہ بند کرلے۔ انگلی کے ساتھ اشارہ، جیسا کہ بعض مریض کرتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ کتاب وسنت اور اقوال اہل علم میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

اگر وہ سر یا آنکھ کے ذریعہ اشارہ نہ کر سکتا ہو تو دل کی نیت کے ساتھ نماز ادا کرے، دل میں تکبیر کہہ لے، دل میں قرائت کرے، رکوع، سجود، قیام اور قعود کی دل ہی دل میں نیت کرے، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

«وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى» (صحيح البخاري، بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ح: ١)

''اور ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔''

مریض کے لیے واجب ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے اور اس سے متعلق ہر واجب جس کو ادا کرنے کی اسے طاقت ہے، ادا کرے پھر اگر ہر نماز بر وقت ادا کرنے میں دشواری ہو تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا کر سکتا ہے، چاہے جمع تقدیم کی صورت اختیار کر لے، یعنی نماز عصر کو بھی ظہر کے وقت میں اور نماز عشاء کو مغرب کے وقت میں ادا کر لے اور اگر چاہے تو جمع تاخیر کی صورت اختیار کرے، یعنی نماز ظہر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کر کے ادا کرے۔ جس طرح بھی اس کے لیے زیادہ آسانی ہو اسی طرح کرے لیکن نماز فجر کو اپنے وقت ہی پر ادا کرنا ہو گا اسے پہلی یا بعد والی کسی نماز کے ساتھ جمع نہیں کیا جا سکتا۔

مریض اگر مسافر ہو اور کسی دوسرے علاقے میں علاج کروا رہا ہو تو وہ قصر کرتے ہوئے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں کو دو دو رکعتیں ادا کرے گا حتیٰ کہ اپنے گھر لوٹ آئے، خواہ یہ مدت زیادہ ہو یا کم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 315

محدث فتویٰ